روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 153 | اتوار 20 صفر 1417ھ 7 وفا 1375ھش 7 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کی شرائط

قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے خوف اور خشیت کو مد نظر رکھے۔ اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ طور پر ضرور تعلق رکھنا چاہئے اور پھر اس تعلق کو محفوظ رکھنا چاہئے۔ عقلمند انسان وہی ہے جو اس تعلق کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس تعلق کو محفوظ نہیں رکھتا وہ بیوقوف ہے جو اپنی چترائی پر نازاں ہے وہ ہلاک کیا جائے گا اور کبھی بامراد اور کامیاب نہیں ہوگا۔ دیکھو یہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں نظر آ رہا ہے اتنا بڑا کارخانہ کیا یہ خدا تعالیٰ کے پوشیدہ ہاتھ کے سوائے چل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

یاد رکھو جو امن کی حالت میں ڈرتا ہے وہ خوف کی حالت میں بچایا جاتا ہے اور جو خوف کی حالت میں ڈرتا ہے تو وہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 280)

خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت اور عجز سے قدم اٹھاؤ

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

ابیٔ مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہوتا ہے کیونکہ زبان سے اقرار کرتا ہے لیکن دل اس کے ساتھ متفق نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ نفاق ہوتا ہے اور یہ نفاق آخر کار کفر تک لے جاتا ہے اس لئے دل اور زبان ایک کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے توفیق اور فضل چاہو۔ بعض لوگوں کے لئے ان کا مال و دولت خدمت گزاری۔ اور نیکی کا خیال بھی اس امر سے روک دیتا اور ان کے لئے سدِّ راہ ہو جاتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ضرورت نہ تھی تو خدا تعالیٰ نے اس کو نازل کیوں فرمایا۔ وہ اس پر نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل و فضل پر ہنسی کرتے اور اس کے پر حکمت فعل کو لغو (-) ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے ہمیشہ بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبر پھر کسی اور رنگ و صورت میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہرحال زہر ہے۔ اس سے مطمئن ہو رہنا عقلمندی نہیں ہے۔

بعض نادان۔ ناحق شناس۔ مامور (-) کے آنے پر یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ (-) اس وقت تک ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو بھی وہی فیض اور فضل نہ دیا جاوے۔ جو (ان) کو دیا گیا ہے۔ یہ بھی محرومی کا بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ جو لوگ ایمان کو مشروط کرتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پروا نہیں کرتا۔ ہاں خدا تعالیٰ کسی کو خالی نہیں چھوڑتا۔ جو اس کی راہ میں صدق و ثبات سے قدم رکھتا ہے۔ وہ بھی اس قسم کے انعامات سے بہرہ وافر لیتا ہے۔ جیسے فرمایا (-) جن لوگوں نے اپنے قول و فعل سے بتایا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھائی۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ سے پہلے دو باتیں ضروری ہیں۔ ربنا اللہ کا اقرار اور اس پر صدق و صفات اور اظہار استقامت۔

ایک نادان سنت اللہ سے ناواقف ان مراحل کو تو طے نہیں کرتا اور امید رکھتا ہے۔ اس مقام پر پہنچنے کی جو ان کے بعد واقع ہے۔ یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے۔

اس قسم کے شیطانی وسوسوں سے بھی الگ رہنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت اور عجز کے ساتھ قدم اٹھاؤ۔ قویٰ سے کام لو۔ اس کی مدد طلب کرو۔ پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث ہو جاؤ۔

(از خطبہ 16۔ فروری 1905ء)

خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کیلیفورنیا جو مکرم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے داماد ہیں' قارئین الفضل کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔ نیز اپنے لئے' اپنی اہلیہ محترمہ کے لئے اور بچوں عزیزان فیض' سیف' عائشہ' سعدیہ رضوانہ اور عظیم کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب سابق سیکرٹری مال ۹۹ شمالی سرگودھا حال دار العلوم غربی ایک ماہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں بھی رہے ہیں۔ اب گھر پر علاج جاری ہے۔ کمزوری ہے اور چلنا پھرنا بہت مشکل ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبد القیوم صاحب آف کوئٹہ حال مقیم راولپنڈی شدید بیمار ہیں۔ دل کے بائی پاس اپریشن کے بعد انفیکشن ہو گئی ہے جو باوجود ہر قسم کی دواؤں کے کنٹرول نہیں ہو رہی۔ ان کی صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نیلامی ملبہ کوارٹر

○ صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی سینئر کوارٹر نمبر 73 کا ملبہ مورخہ 96-7-13 کو صبح 8 بجے بذریعہ نیلامی فروخت ہوگا۔ ضرورت مند احباب استفادہ فرماویں۔ شرائط نیلام دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ فرماویں۔

(ناظم جائیداد)

فری بلڈ گروپنگ کیمپ

اوقات بعد عصر تا مغرب ہوں گے۔

96-7-8 بلاک دار الصدر (ب)
مقام کیمپ دار الصدر غربی لطیف

96-7-10 بلاک دار الرحمت (الف)
مقام کیمپ دار الرحمت وسطی

96-7-11 بلاک دار الرحمت ایف
مقام کیمپ ناصر آباد شرقی

ایڈیشنل ناظم خدمت خلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

7- وفا 1375 ھش   7 - جولائی 1996ء

زندگی کا کیا بھروسہ

اکثر لوگ کہتے ہیں اور بزرگ اس کی تلقین کرتے ہیں کہ موت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ موت کے عمل کے لئے نہیں کیونکہ اس میں تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں۔ جب انسان نے جانا ہے اس نے جانا ہی ہے وہ اپنے آپ کو روک نہیں سکتا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابھی پوری تیاری نہیں ہوئی جانے کی۔ یہ گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں ٹلتی۔ انسان صحت مند ہو بیمار ہو۔ کیسا ہی ہو وہ اپنی موت کے لئے خود وقت مقرر نہیں کر سکتا۔ اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے ذرا آگے پیچھے کر دیا جائے۔ وہ گھڑی آگے پیچھے ہوتی ہی نہیں۔ جب اس نے آنا ہے۔ آکے رہے گی۔ تیاری کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہم جس طرح اپنی زندگی گزار رہے ہیں اس کو ایسے طریق پر ڈھالیں کہ جب بھی موت کی گھڑی آئے ہمیں کوئی حسرت نہ ہو کہ ہم فلاں کام نہ کر سکے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ کسی شخص نے بھی اپنی زندگی میں اپنے پروگراموں کے مطابق سب کے سب کام ختم نہیں کئے ہوتے۔ کچھ نہ کچھ رہ جاتا ہے۔ لیکن تیاری کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس یقین پر قائم ہو کہ جو ہو گیا سو ہو گیا اور جو رہ گیا وہ رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور رہے۔ جتنے عرصے اور جس کام کے لئے اس نے بھیجا تھا وہ عرصہ مکمل ہو گیا اور وہ کام بھی پورا ہو گیا۔ اب اگر کوئی چیز رہ گئی ہے۔ تو وہ قدرت کے مطابق رہ جانے والی ہی تھی۔ انسان اپنے کاموں کو سمیٹ کر رکھے۔ لمبے لمبے پروگرام اگر بنائے بھی تو اس کے دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ میں یہ سارے کام کر کے ہی یہاں سے جاؤں گا۔ اسے کیا معلوم اس نے کب چلے جانا ہے۔ نہ موت کے وقت کا علم ہے نہ اس پر کسی کو قدرت حاصل ہے۔ جب آتی ہے آجاتی ہے۔ پس اگر ہم اپنی زندگی کے ڈھب کو اس طریق پر ڈھالیں کہ ہمیں ہر وقت یہ محسوس ہو کہ ہم نے اپنے کام مکمل کر لئے ہیں یا اگر نہیں بھی کئے تو جو رہ جائے گا وہ ہمارے لئے حسرت کا باعث نہیں ہو گا۔ پھر تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے موت کی تیاری کی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو اگر ہمارے پروگرام لمبے لمبے ہوں اور دل میں ہمیشہ یہ خیال رہے کہ ہم نے ان سب کو پورا کرنا ہے تو اگر پھر ان کے پورا کرنے سے پہلے موت آجائے تو انسان کے دل میں حسرت پیدا ہو گی۔ اور حسرت کے ساتھ مرنے والا اچھی موت نہیں مرتا۔ اگر انسان مرتے وقت اس یقین پر قائم ہو کہ جتنا کام کر لیا اتنا ہی کرنے کے لئے یہاں آیا تھا۔ تو یقیناً وہ یہاں سے خوش خوش جائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیشہ اس بات کی تلقین فرماتے تھے کہ عقلمند آدمی وہ ہے جو موت کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ حضرت صاحب کا ارشاد ہے

"بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔ دیکھو دنیا چندہ روزہ ہے۔ اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں۔ اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ یا تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حالت ہے، کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں۔ اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے۔ ٹلنے والی نہیں۔ دانش مند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔"

جس شخص کو اس بات کا احساس ہو کہ وہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھانے پر بھی قدرت نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اسے زندگی اور طاقت عطا کرے وہ یقیناً لمبے لمبے پروگرام نہیں بنائے گا۔ اور ان لمبے پروگراموں کو مکمل کرنے کی حسرت اس کے دل میں نہیں رہے گی۔ اگر ہم ایک لمحے کے لئے بھی زندہ رہنے کا اپنے دل کو یقین نہیں دلا سکتے۔ تو پھر ہمیں چاہئے کہ ہمارے مختصر پروگرام ہوں بے شک دور کی سوچیں سوچنے میں کوئی حرج نہیں لیکن دل میں یہ یقین قائم رہے کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھانے تک خدا تعالیٰ ہی زندہ رکھے تو زندہ رہ سکتے ہیں ورنہ موت منہ کھولے کھڑی ہے اور چونکہ اس گھڑی کا جب موت آنی ہے کسی کو علم نہیں اس لئے ہر گھڑی کے متعلق یہ خیال ہونا چاہئے کہ شائد اس کے بعد سانس رک جائے گا۔ دل ٹھہر جائے گا۔ زندگی ختم ہو جائے گی۔ اگر ایسا ہو تو یقیناً ہم اپنے پروگراموں کو محدود رکھیں اور موت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

ہے اور بات کہ مُمتاز و سرکشیدہ نہیں
ہمارا نام مگر حرفِ ناشُنیدہ نہیں

مری نگاہ میں ہے پُختہ تر چٹانوں سے
کہ غم میں ڈوب کے جو شخص آبدیدہ نہیں

مزا تو تب ہے کہ ہو ایک شیرِ نر کی طرح
کہ دل تو دل ہے کوئی آہوئے رمیدہ نہیں

نگاہ جس سے نہ ہو چاک پردۂ افلاک
نہ جانے کیا ہے مگر آبروئے دیدہ نہیں

وہ کیا بیان کہ شیرینیاں نہ ہوں جس میں
وہ کیا زبان کہ جو انگبیں چشیدہ نہیں

تضاد قول و عمل دیکھ کر ہُوا محسوس
جنابِ شیخ بھی کچھ ایسے برگزیدہ نہیں

کُھلا یہ راز سُنی جب حدیثِ غمزدگاں
کہ اُن میں کوئی بھی مُجھ سا ستم رسیدہ نہیں

ہے رزمگاہِ محبّت میں کیا دماغ کا کام
نہ کام آئے گا وُہ تن جو سربُریدہ نہیں

سنبھالتا ہُوں عنایاتِ خُسرواں کیسے
تُمھیں کہو کہ یہ دامن مرا دریدہ نہیں؟

ہے ڈر طبیب کا' آبِ حیات کا تو نہیں
کہ مَیں گزیدۂ آدم ہوں' سگ گزیدہ نہیں

مرے لبوں پہ ہے ہر دم مرے رسُولؐ کا نام
مری زباں پہ کِسی اور کا قصیدہ نہیں

دل و جگر کے بھی ٹکڑوں کی بات ہے محمودؔ
جُنوں کی شرط فقط دامنِ دریدہ نہیں

محمود الحسن

جو ضرورت کی گھڑی میں کام آسکتا نہیں
دوست بن کر دوستی کا راز پا سکتا نہیں
آ پڑے گا جب اسے بھی دوسروں سے کوئی کام
وہ یقیناً دوسروں کے پاس جا سکتا نہیں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

(-) جنگ احزاب کے وقت تمام عرب رسول اکرم ﷺ اور آپ ؐ کے مٹھی بھر ساتھیوں کو ہلاک بلکہ صفحہ ہستی سے نابود کرنے کا عزم لے کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور تمام قبائل نے مدینے کا گھیرا ڈال لیا تھا۔ اور ایسا سخت گھیرا تھا کہ جس کو توڑ کر باہر سے نہ کوئی غذا حاصل کی جا سکتی تھی' نہ کوئی پیغام بھیجا جا سکتا تھا اور ایک ہی ذریعہ دفاع کا جو انسان کے بس میں تھا وہ یہ تھا کہ خندق کھودی جائے اور دشمن کے حملے کی راہ میں کچھ روک حائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ "پس (-) یہ مطلب تو نہیں تھا کہ بیٹھ جاؤ اور کچھ نہ کرو اب خدا کرے گا۔ خدا نے تو کرنا تھا اور کیا لیکن کیسے کیا اور اس عرصے میں (صاحب ایمان) کیا کرتے رہے یہ بات میں آپ کو غزوہ خندق کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

دن رات محنت کر کے آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے ایک خندق کھودنا شروع کی۔ بڑی سنگلاخ زمین تھی' سخت پتھر تھے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خوراک کی حالت ایسی گر گئی تھی کہ کئی لوگوں کو مسلسل فاقے کرنے پڑتے تھے لیکن بوڑھے' بچے' جوان سارے اس کام میں شامل رہے۔ پس آنحضرت ﷺ سے بہتر وحی الہی کو کون سمجھتا تھا۔ آپ نے یہ نہیں کیا کہ بیٹھے رہو' اللہ بھی تدبیر کر رہا ہے' دشمن نے بھی تدبیر کی ہے بلکہ اس غزوہ خندق میں اس مضمون پر اور بھی کئی پہلوؤں سے روشنی پر رہی ہے۔ سرحد پر گھوڑے باندھنے کا مضمون ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نظر تمام عرب قبائل پر تھی اور جو کچھ وہاں ہو رہا تھا اس کی اطلاعیں ملتی تھیں۔ اگر یہ اطلاعیں حملے سے بہت پہلے آپ کو حاصل نہ ہوتیں تو خندق کیسے کھودی جا سکتی تھی۔ وہ خندق کوئی ایک دو دن کا کام تو نہیں ہے' مہینوں کی محنت درکار تھی۔ تمام صحابہؓ کی قوت یعنی انفرادی قوت کو جمع بھی کر لیا جاتا تو ایک بہت سخت کام تھا کہ مدینے کو چاروں طرف سے جہاں جہاں سے بھی دشمن کے اچانک حملے کا خدشہ ہو وہاں سے خندق کے ذریعے دشمن کی پہنچ سے دور کر دیا جائے۔ اور خندق اتنی گہری ہونی چاہئے کہ اچانک کوئی اس کو پاٹ نہ سکے۔ اتنی چوڑی ہونی چاہئے کہ تیز رفتار گھوڑے بھی چھلانگیں لگا کر اس کے پار نہ اتر سکیں۔ تو یہ خندق کھودنا کون احمق ہے جو سمجھتا ہے کہ چند دنوں کی بات تھی۔ اور اس خندق کی اطلاع بھی دشمن کو مل رہی ہو گی۔ لیکن تیاری اس وقت شروع کر دی تھی حضور اکرم ﷺ نے جب کہ دشمن کے منصوبے ابھی بالکل آغاز میں تھے اور وہ فوجیں جمع کر رہا تھا ابھی اس کا نظام مکمل نہیں ہوا تھا کہ ادھر خندق شروع ہو چکی تھی اور پیشتر اس کے کہ دشمن ہجوم کر کے مدینے میں داخل ہوتا' اس کی راہ میں یہ خندق کھودی جا چکی تھی۔ اور محنت ایسی تھی کہ اس کی کم مثال دنیا میں ملتی ہے۔ وقار عمل آپ لوگ بھی کرتے ہیں بہت خوشی ہوتی ہے دیکھ کے' بڑی محنت کرتے ہیں اور پھر دل چاہتا ہے کہ اس محنت کی داد بھی ملے اور مجھے بھی وقار عمل کے بعد بھی خط ملتے ہیں کہ اس طرح ہم نے اتنے دن وقار عمل کیا۔ مگر وہ وقار عمل جو غزوہ خندق کے موقع پر کیا گیا اس کی کیا شان تھی' اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ صحابہؓ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے' دن رات مسلسل محنت میں مصروف تھے۔ کھانے کو روٹی میسر نہیں تھی۔ قسمت سے کچھ کھانے کو مل جاتا تو اسی پر گزارہ کرتے تھے اور اتنی تنگی کی حالت تھی کہ صحابہؓ جو بہت ہی صبر سے کام کر رہے تھے۔ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کے کہا یا رسول اللہ ؐ' اب تو حد ہو گئی ہے' اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا ایک صحابی نے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ دیکھیں پیٹ پر پتھر بندھا ہوا ہے۔ یعنی بھوک کی شدت سے جو درد ہوتی ہے' تکلیف ہوتی ہے اس کو روکنے کے لئے عربوں کا دستور تھا کہ پیٹ پہ پتھر باندھ لیتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو اس پہ دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ آپ ؐ نے فرمایا تمہارا راہنما ہوں لیکن کسی محنت میں تم سے پیچھے نہیں ہوں۔ ہر محنت' ہر قربانی میں تم سے آگے ہوں۔ یہ مضمون ہے (-) یہ کہاں سے نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ بیٹھے رہو چپ کر کے' ہاتھ پہ ہاتھ دھر لو اور جو کچھ ہے خدا اوپر سے کرتا رہے گا۔ ان لوگوں کے لئے کرتا ہے جو اپنی طاقت کے انتہائی ذرے ذرے کو بھی خدمت دین میں جھونک چکتے ہیں اور پھر کوئی بس نہیں پاتے' پھر بھی کوئی راہ نہیں پاتے۔ پس اس حال میں صحابہؓ نے خندق کھودی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت کے نشان دکھائے۔ ساتھ ساتھ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ؐ کی دعائیں تھیں جو مومنوں کو یقین دلا رہی تھیں کہ اس خندق کے ذریعے نہیں بلکہ آسمان پر ایک کارروائی ہونے والی ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف ہماری حفاظت ہو گی بلکہ ہمیں دنیا پر عظیم غلبہ عطا ہو گا۔ اسی خندق کھودنے کے دوران ایک موقع پر ایک ایسی سخت چٹان حائل ہو گئی کہ اگر اس کو توڑا نہ جاتا تو خندق بیکار ہو جاتی۔ کیونکہ ایک خندق کا حصہ ایسا ہوتا جو دونوں کناروں کو ملائے رکھتا اور اس کے نتیجے میں خندق کا مقصد ہی زائل اور باطل ہو جاتا۔ اب صحابہؓ کی بھی رسول اکرم ﷺ سے عزت اور محبت اور پھر آپ ؐ پر ایمان کی حالت کو دیکھیں۔ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فاقوں کی وجہ سے ہم سے بھی زیادہ کمزور ہو چکے ہیں لیکن جب سخت چٹان کو دیکھا کہ کسی طاقتور کی چوٹوں سے بھی نہیں ٹوٹتی تو محمد رسول ؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یا رسول ؐ اللہ! آپ ؐ کچھ کریں۔ آپ ؐ کے کدال کی چوٹیں' جو بھی آلہ مارا جاتا ہے اس کی چوٹ سے کچھ ہو تو ہو ہمارے بس کی بات تو نہیں رہی اور آنحضرت ﷺ کو ان سے زیادہ اپنے رب پر ایمان تھا جتنا محمد رسول اللہ پر صحابہ کو ایمان تھا۔ آپ ؐ نے گینتی اٹھائی اور فرمایا چلو دکھاؤ کہاں ہے وہ۔ پہلے وار کیا اور اس میں سے ایک شعلہ نکلا اور پھر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور اس چٹان کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔ پھر آپ نے دوسری بار گینتی کو اٹھایا اور بڑے زور سے اس پر وار کیا اس میں سے بھی شعلہ نکلا اور آنحضرت ﷺ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ پھر تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ اور وہ مضبوط چٹان جو طاقتور صحابہؓ کی چوٹوں سے بھی ٹوٹتی نہیں تھی وہ اس حالت میں ریزہ ریزہ ہو گئی کہ پھر آگے اس کو توڑنا ایک آسان کام ہو گیا۔ ریزہ ریزہ نہیں ایسا شگاف اس میں پڑ گیا کہ جس کے نتیجے میں پھر آگے اس پہ کام کرنا مشکل نہ رہا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شعلے نکلتے تھے اور آپ ؐ اللہ اکبر کے نعرے کیوں بلند کرتے تھے۔ آپ ؐ نے بتایا کہ جب پہلی دفعہ شعلہ بلند ہوا تو خدا نے مجھے کسریٰ کے محلات کی چابیاں دکھائیں۔ پھر دوسری دفعہ شعلہ بلند ہوا تو فلاں علاقے خیبر کی چابیاں یا جس علاقے کا بھی وہ ذکر کیا تھا مجھے اس وقت تفصیل یاد نہیں' تین دفعہ آپ ؐ کے ہر وار کے نتیجے میں آپ ؐ کو ایک ایسی خوش خبری دی گئی جو دفاع کی نہیں بلکہ فتح کی خوش خبری تھی۔ یہ وہ مضمون ہے جہاں انسانی تدبیر کام چھوڑ بیٹھتی ہے اور الہی تدبیر کا دائرہ شروع ہوتا ہے اور یہی دعا کا مضمون ہے۔ اور یہ آنحضرت ﷺ کی دعا ہی تھی جس نے یہ عظیم الشان نتیجہ پیدا کیا ورنہ انسانی طاقت یا بس میں کہاں یہ بات تھی کہ اس وقت جب کہ اپنی جان کے لالے پڑے ہوں' جب کہ خندق تک کھودنا دشوار ہو رہا ہو' جب یہ ممکن نہ ہو کہ ایک چٹان ہی کو توڑ سکیں اس وقت یہ خبر دے سکیں کوئی انسان کہ میں کسریٰ کے محلات کی چابیاں اپنے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں اور فلاں قلعے کی فتح ہوتے دیکھ رہا ہوں اور فلاں قلعہ کو فتح ہوتے دیکھ رہا ہوں اور بعینہ ویسے ہوا۔

جو خدا کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک اچھی بات

پاکیزگی اختیار کرنے سے فلاح دارین ملتی ہے اور لوگوں کے دلوں کو فتح کر لیا جاتا ہے۔

ایک علمی لطیفہ

محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سوداگرمل) نے اپنی کتاب "حیات نور" میں ایک علمی لطیفے کا یوں ذکر کیا ہے۔

یہ واقعہ 1906ء کا ہے۔ ایک مرتبہ ایک پادری صاحب نے آپ (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول) سے ملاقات کی اور آپ کی خدمت میں ایک کتاب پیش کی۔ جس کا نام تھا "عدم ضرورت قرآن" اس کتاب میں پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ دیگر الہامی کتابوں کو اکٹھا کر کے انہیں عربی زبان کا لباس پہنا کر "قرآن کریم" کی شکل میں پیش کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کریم کی متعدد آیات کو جمع کر کے یہ اعتراضات کئے کہ یہ صداقت قرآن شریف کی توراۃ میں موجود ہے۔ اور وہ انجیل میں ہے۔ اس آیت کا مطلب وید میں پایا جاتا ہے اور اس کا خلاصہ ژند و اوستا میں مل سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مولوی صاحب نے وہ کتاب تھوڑی دیر میں ختم کر لی اور پادری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ

"پادری صاحب! آپ کی کتاب نے قرآن مجید پر میرے ایمان کو بہت ترقی دی۔ اور (میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اس قدر دنیا کی مختلف کتابوں کا جمع کرنا۔ پھر ہر ایک کتاب کی زبان جدا ہے۔ سنسکرت۔ پہلوی۔ عبرانی۔ سریانی' پالی وغیرہ وغیرہ بہت زبانوں کو سیکھنا۔ پھر کتابوں کو بغور مطالعہ کرنا۔ جن میں سے ایک وید کے مطالعہ کے لئے ہی کم از کم چالیس سال کا عرصہ بتلایا جاتا ہے۔ پھر ان سب میں سے صداقتوں کا نکالنا اور ایک جگہ جمع کر دینا درحقیقت عرب کے بادیہ نشین اُمّی حضرت محمد ﷺ کا کام نہ تھا۔ یہ خدا ہی کا کام تھا جو سب کتب اور زبانوں کا مالک ہے۔

پادری صاحب! اس جمع کرنے کے علاوہ عظیم الشان صداقتوں کے دلائل صرف قرآن کریم نے دیئے اور عقل اور قانون قدرت میں تدبیر کرنے کی راہ کھول دی اگر آگے ملکی سلاطین جبر واکراہ سے کام لیتے اور ہادیان دین اپنے مسائل کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے اور استاد شاگردوں کے لئے آزادی کے مجاز نہ تھے تو اسلام نے افلا تعقلون۔ افلا تبصرون۔ افلا یتدبرون القران کہہ کر آزادی بخشدی۔"

حضرت مولوی صاحب کا یہ جواب سن کر پادری صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے آپ سے کوئی سوال کیا ہی نہیں تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفرِ ہجرت اور سراقہ بن مالک کا تعاقب

حضرت ابو بکرؓ نے گھر سے نکلتے ہوئے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جو ایک بہت زیرک اور ہوشیار نوجوان تھے۔ ہدایت کی تھی کہ قریش کی حرکات کا خیال رکھیں اور روزانہ غار ثور میں اطلاع دے جایا کریں۔ چنانچہ وہ ایسا کرتے تھے کہ رات کو اندھیرا ہوتے ہی غار ثور میں پہنچ جایا کرتے تھے اور رات وہیں گزار کر صبح سویرے ہی واپس آ جایا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کے خادم عامر بن فہیرہ کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ دن بھر بکریاں چرائیں اور رات کو ان کے پاس دودھ پہنچا جایا کریں۔ اس طرح آپؐ تین رات تک غار ثور میں ٹھہرے اور اس عرصہ تک یہی انتظام جاری رہا۔ پھر جب قریش کے تعاقب کی کوشش میں کمی آ گئی تو تیسرے دن صبح کے وقت آپؐ غار سے نکلے۔ یہ پیر کا دن تھا اور چار ربیع الاول یا بعض مورخین کی تحقیق کے مطابق یکم ربیع الاول 14 نبوی مطابق 12۔ ستمبر 622ء کی تاریخ تھی۔

آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ نے پہلے سے ایک شخص عبد اللہ بن اریقط کو جو قبیلہ بنی الدیل سے تھا اور باوجود عاص بن وائل رئیس مکہ کے ساتھ تعلق رکھنے کے قابل اعتماد تھا۔ معقول اجرت دینی کر کے بطور رہنما کے ساتھ چلنے کے لئے مقرر کر رکھا تھا۔ یہ شخص اپنے فن کا خوب ماہر تھا اور آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ نے اسے پہلے سے اپنی اونٹنیاں سپرد کر رکھی تھیں اور سمجھا رکھا تھا کہ تین رات کے بعد تیسرے دن کی صبح کو اونٹنیاں لے کر غار ثور میں پہنچ جائے۔ چنانچہ وہ حسب قرارداد پہنچ گیا۔ یہ بخاری کی مشہور روایت ہے، مگر مؤرخین لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو روانہ ہوئے تھے اور خود بخاری کی ہی ایک دوسری روایت میں اس کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ آپؐ رات کو روانہ ہوئے ہوں۔ بہرحال غار ثور سے نکل کر آپ ایک اونٹنی پر جس کا نام بعض روایات میں القصوا بیان ہوا ہے، سوار ہو گئے اور دوسری پر حضرت ابو بکرؓ اور ان کا خادم عامر بن فہیرہ سوار ہوئے۔ روانہ ہوتے ہوئے آپؐ نے مکہ کی طرف آخری نظر ڈالی اور حسرت کے الفاظ میں فرمایا۔ "اے مکہ کی بستی! تو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔"

اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے کہا۔ "ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے۔ اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔" چونکہ ابھی تک تعاقب کا ڈر تھا، اس لئے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھی اصل راستہ چھوڑ کر ساحل سمندر کے قریب قریب یثرب کی طرف روانہ ہوئے اور برابر ایک رات اور دوسرے دن کا کچھ حصہ چلتے رہے۔ دوسرے دن دوپہر کے قریب جب سورج کی گرمی تیز ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ کے عرض کرنے پر آپؐ ایک بڑے پتھر کے سایہ میں آرام فرمانے کے لئے اترے۔ حضرت ابو بکرؓ نے آگے بڑھ کر آپؐ کے واسطے جگہ تیار کی اور آپؐ ذرا لیٹ کر سو گئے۔ اور حضرت ابو بکرؓ ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھنے لگے کہ کوئی تعاقب کرنے والا تو نہیں آ رہا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ کو ایک چرواہا نظر آیا جس کے ساتھ چند بکریاں تھیں۔ جنہیں وہ اسی پتھر کی طرف سایہ کی غرض سے لا رہا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس سے دودھ کی اجازت لے کر اس کے ہاتھ اور بکری کے تھن خوب اچھی طرح صاف کروائے اور پھر اسے دودھ دوہنے کو کہا۔ چنانچہ اس نے ایک برتن میں دودھ دوہا۔ اور پھر حضرت ابو بکرؓ اسے پانی میں ٹھنڈا کر کے آپؐ کے پاس لائے۔ اس وقت تک آپؐ نیند سے جاگ چکے تھے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کے سامنے دودھ کا برتن پیش کیا، اور آپؐ نے اسے نوش فرمایا۔ اور حضرت ابو بکرؓ روایت کرتے ہیں کہ اس سے میری طبیعت خوش ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا "یا رسول اللہ! کوچ کا وقت ہو گیا ہے۔" آپ نے فرمایا۔ "ہاں چلو"

چنانچہ آپؐ آگے روانہ ہو گئے۔ لیکن ابھی آپؐ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا دوڑائے ان کے پیچھے آ رہا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے گھبرا کر کہا۔ "یا رسول اللہ! کوئی شخص ہمارے تعاقب میں آ رہا ہے۔" آپؐ نے فرمایا۔ "کوئی فکر نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

یہ تعاقب کرنے والا سراقہ بن مالک تھا جو اپنے تعاقب کا قصہ خود اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ سے نکل گئے تو کفار قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو کوئی بھی محمد ﷺ یا ابو بکرؓ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اسے اس قدر انعام دیا جائے گا اور اس اعلان کی انہوں نے اپنے پیغام رسانوں کے ذریعہ سے ہمیں بھی اطلاع دی۔ اس کے بعد ایک دن میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ قریش کے ان آدمیوں میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی ساحل سمندر کی سمت میں دور سے کچھ شکلیں دیکھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ سراقہ کہتا ہے کہ میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ ضرور وہی ہوں گے مگر میں نے اسے ٹالنے کے لئے (اور یہ فخر خود حاصل کرنے کی غرض سے) کہا کہ یہ تو فلاں فلاں لوگ ہیں جو ابھی ہمارے سامنے سے گزرے ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میں اس مجلس سے اٹھا اور اپنے گھر آ کر اپنی خادمہ سے کہا کہ میرا گھوڑا تیار کر کے گھر کے پچھواڑے میں کھڑا کر دے اور پھر میں نے ایک نیزہ لیا اور گھر کی پشت کی طرف سے ہو کر چپکے سے نکل گیا اور گھوڑے کو تیز کر کے محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں زمین پر گر گیا، لیکن میں جلدی سے اٹھا اور اپنا ترکش نکال کر میں نے ملک کے دستور کے مطابق تیروں سے فال لی۔ فال میرے منشاء کے خلاف نکلی۔ مگر (اسلام کی عداوت کا جوش اور انعام کا لالچ تھا) میں نے فال کی پرواہ نہ کی۔ اور پھر سوار ہو کر تعاقب میں ہو لیا اور اس دفعہ قدر قریب پہنچ گیا کہ آنحضرت ﷺ کی (جو اس وقت قرآن شریف کی تلاوت کرتے جا رہے تھے) قرأت کی آواز مجھے سنائی دیتی تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے تو ایک دفعہ بھی منہ موڑ کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔ مگر ابو بکرؓ (آنحضرت ﷺ کے فکر کی وجہ سے) بار بار دیکھتے تھے۔ میں جب ذرا آگے بڑھا تو میرے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی اور اس دفعہ اس کے پاؤں ریت کے اندر دھنس گئے اور میں پھر زمین پر آ رہا۔ میں نے اٹھ کر گھوڑے کو جو دیکھا تو اس کے پاؤں زمین میں اس قدر دھنس چکے تھے کہ وہ انہیں زمین سے نکال نہیں سکتا تھا۔ آخر بڑی مشکل سے وہ اٹھا اور اس کی اس کوشش سے میرے اردگرد سب غبار ہی غبار ہو گیا۔ اس وقت میں نے پھر فال لی اور پھر وہی فال نکلی۔ جس پر میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو صلح کی آواز دی۔ اس آواز پر وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا۔ اس سرگذشت کی وجہ سے جو میرے ساتھ گزری تھی میں نے یہ سمجھا کہ اس شخص کا ستارہ اقبال پر ہے اور یہ کہ بالآخر آنحضرت ﷺ غالب رہیں گے، چنانچہ میں نے صلح کے رنگ میں ان سے کہا کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کو قتل کرنے یا پکڑ لانے کے لئے اس قدر انعام مقرر کر رکھا ہے اور لوگ آپؐ کے متعلق یہ ارادہ رکھتے ہیں اور میں بھی اسی ارادے سے آیا تھا مگر اب میں واپس جاتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے انہیں کچھ زاد راہ پیش کیا مگر انہوں نے نہیں لیا اور نہ ہی مجھ سے کوئی اور سوال کیا۔ صرف اس قدر کہا کہ ہمارے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا۔ اس کے بعد میں نے (یہ یقین کرتے ہوئے کہ کسی دن آنحضرت ﷺ کو ملک میں غلبہ حاصل ہو کر رہے گا) آپؐ سے عرض کیا کہ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں۔ جس پر آپؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا اور اس نے مجھے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر امن کی تحریر لکھ دی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھی آگے روانہ ہو گئے۔

جب سراقہ واپس لوٹنے لگا۔ تو آپؐ نے اسے فرمایا۔ "سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا۔ جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے؟" سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ "کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران؟" آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں" سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی اور کہاں کسریٰ شہنشاہ ایران کے کنگن! مگر قدرت حق کا تماشا دیکھو کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا۔ اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے پہنائے۔

سراقہ کے تعاقب سے رہائی ہوئی تو آنحضرت ﷺ آگے بڑھے۔ راستہ میں زبیر بن العوامؓ سے ملاقات ہو گئی جو شام سے تجارت کر کے مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے قافلے کے ساتھ مکہ کو واپس جا رہے تھے۔ زبیر نے ایک جوڑا سفید کپڑوں کا آنحضرت ﷺ کو اور ایک حضرت ابو بکرؓ کی نذر کیا۔ اور کہا۔ میں بھی مکہ سے ہو کر بہت جلد آپؐ سے مدینہ میں آملوں گا۔ اور بھی کئی لوگ راستہ میں ملتے تھے اور چونکہ حضرت ابو بکرؓ بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے اس راستہ سے بارہا آتے جاتے رہتے تھے اس لئے اکثر لوگ ان کو پہچانتے تھے مگر آنحضرت ﷺ کو نہیں پہچانتے تھے لہٰذا وہ ابو بکرؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ تمہارے آگے آگے کون ہے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے۔ یہ میرا ہادی ہے۔" وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ کوئی دلیل یعنی گائیڈ ہے جو راستہ دکھانے کے لئے حضرت ابو بکرؓ نے ساتھ لے لیا ہے۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کا مطلب کچھ اور ہوتا تھا۔

اختتام سفر اور تکمیل ہجرت آٹھ روز کے سفر کے بعد راستہ میں مختلف جگہ ٹھہرتے ہوئے بارہ ربیع الاول 14 نبوی مطابق 20۔ ستمبر 622ء کو آپؐ مدینہ کے پاس پہنچے۔ اہل یثرب کو آنحضرت ﷺ کی مکہ سے روانگی کے متعلق خبر پہنچ چکی تھی، اس لئے وہ ہر روز مدینہ سے باہر آپؐ کے استقبال کے لئے آتے اور دیر دیر تک انتظار کرتے رہتے تھے، مگر جب دھوپ تیز ہونے لگتی تھی تو مایوس ہو کر واپس لوٹ جاتے تھے۔ اس دن بھی وہ آپؐ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے، مگر چونکہ دن بہت چڑھ آیا تھا اس

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت زید بن حارثہ ؓ

وہ واحد صحابی جن کا نام قرآن مجید میں آیا

مولانا غلام باری سیف اپنی کتاب روشن ستارے میں حضرت زید بن حارثہ کے متعلق لکھتے ہیں:-

زید ؓ نام- کنیت- ابو اسامہ- باپ کا نامہ حارثہ- ماں کا نام سعدی بنت ثعلبہ تھا- کلب قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے- آٹھ سال کے تھے کہ ان کی والدہ اپنے اقرباء سے ملنے کے لئے جا رہی تھیں- بنو قین نے ڈاکہ ڈالا اور زید ؓ کو پکڑ کر لے گئے-

زرقانی میں آیا ہے کہ انہیں پکڑ کر عکاظ واقعہ حجاز کی مشہور منڈی میں بیچنے کے لئے لے گئے- حکیم بن حزام جو حضرت خدیجہ ؓ کے بھتیجے تھے- انہوں نے چار صد درہم میں خریدا- ابن ہشام کی ایک روایت میں ہے کہ حکیم بن حزام انہیں شام سے خرید کر لائے- اور اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ ؓ کی خدمت میں پیش کیا-

مورخین نے اس تضاد کو یوں دور کیا ہے کہ شام سے لائے گئے- اور عکاظ میں بیچے گئے- لیکن اسماء الرجال کی کتاب تہذیب میں آیا ہے کہ بطحاء میں ان کی سات سو درہم پر بولی ہو رہی تھی- حضرت خدیجہ ؓ سے ذکر کیا گیا انہوں نے خرید لیا اور اپنی شادی کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا- الغرض یہ خوش نصیب شخص دنیا کے عظیم ترین انسان کی آغوش تربیت میں آ گیا-

غلام آزادوں کا آقا بننے کے لئے چن لیا گیا-

والد کو بیٹے کے گم ہو جانے کا سخت صدمہ ہوا-

وہ یہ اشعار پڑھ کر روتے رہے:-

میں زید کو رو رہا ہوں- اور مجھے پتہ نہیں اس کو کیا ہوا- کیا وہ زندہ ہے یا فوت ہو گیا ہے- جب سورج طلوع ہوتا ہے تو مجھے وہ اس کی ہی یاد دلاتا ہے- اور پھر میں سارا دن اس کے غم میں گھلا رہتا ہوں- اگر ہوائیں چلیں تو وہ بھی اس کی یاد مجھے دلاتی ہیں- آہ میرا غم اور حزن کتنا لمبا ہو گیا ہے-

ایک دن حضرت زید ؓ کے قبیلے کے کچھ آدمی انہیں مل گئے تو انہوں نے اشعار ہی میں اپنے ورثاء کو پیغام بھجوایا-

میرے گھر والوں کو خوشخبری دو کہ اگرچہ میں دور ہوں تاہم میں دور ہوں تاہم بیت اللہ کا مجاور ہوں-

پس اے عزیزو غم مت کرو اور نہ ادھر ادھر دوڑتے پھرو- میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر خاندان میں ہوں- اور قبیلہ کے ان معززین میں مقیم ہوں، جو نسل در نسل معزز ہیں-

اب جب حضرت زید ؓ کے ورثاء کو ان کا علم ہوا تو ان کے والد حارثہ ؓ اپنے بھائی کعب ؓ کو لے کر پہنچے- اور [illegible] کی ایک روایت ہے کہ ان کے بھائی [illegible] ان کے اسلام کا بھی ذکر آتا ہے) شرح مواہب الدنیہ میں آیا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ آپ قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں- ہمارے بچے کو ہمارے ساتھ بھجوا دیجئے-

آنحضرت ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:- کہ زید ؓ تمہیں اختیار ہے چاہو تو میرے پاس ٹھہرو- چاہو تو اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ-

حضرت زید ؓ نے جواب دیا:-

میں آپ کے مقابل کسی کو پسند (اختیار) نہیں کرتا- میرے باپ اور چچا کی جگہ آپ ہی ہیں-

چچا اور باپ نے یہ جواب سنا تو کہا:-

کہ اے زید تیرا برا ہو غلامی کو آزادی پر اپنے باپ، اپنے چچا اور اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتا ہے-

میزان کے ایک پلڑے میں آزادی- ماں، باپ، عزیز و اقارب اور دوسرے پلڑے میں- حضرت محمد ﷺ کی غلامی کو رکھ دیا- زید ؓ کا کتنا بڑا امتحان تھا؟ زید ؓ نے وزن کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی صرف نہ کیا ترازو کو دیکھا، دونوں پلڑوں پر نظر ڈالی اور یوں گویا ہوئے-

ہاں ہاں! میں نے اس شخص (ﷺ) میں وہ چیز دیکھی ہے کہ جس پر میں کسی دوسری چیز کو ترجیح نہیں دے سکتا-

میرا آقا کتنا جوہر شناس تھا- زید ؓ کا یہ جواب سنا تو اسے لے کر خانہ کعبہ کے پاس آئے اور فرمایا-

لوگو گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے- میں اس کا وارث ہوں اور یہ میرا وارث ہے-

آقائے مکی کا یہ جواب سن کر چچا اور باپ دونوں خوش خوش گھر کو لوٹے-

زید ؓ اب زید ؓ بن محمد ﷺ کہلوانے لگے-

وہ فرش سے اٹھ کر ہمدوش ثریا بن گئے-

اسلام کی تاریخ میں یہ وہ مقام پا گئے کہ غلام زید جس کا رنگ گندم گوں تھا، -وہ زید رضی اللہ عنہ بن گئے- وہ زید جو آٹھ سال کا غلام بن کر عکاظ کی منڈی میں بکا تھا- اسے خدائے ذوالعرش نے "انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ-" کے مقام سے نوازا-

اب حضرت زید ؓ شباب کی منازل طے کرنے لگے تو آپ ؓ کی شادی "برکت" نامی عورت سے ہوئی- جس کی کنیت ام ایمن تھی- زرقانی میں ہے کہ تین سن ہجری نبوی میں ان کے پیٹ سے حضرت اسامہ ؓ پیدا ہوئے- لیکن ابن ابی خیثمہ کہتے ہیں کہ پانچ سنہ ہجری نبوی میں اسامہ پیدا ہوئے- گویا چونتیس سال کی عمر میں ان کی شادی ہوئی- لیکن ان کو حضرت زید ؓ نے طلاق دے دی- اور پھر اس کے بعد حضرت زینب ؓ بن جحش سے آپ کی شادی ہوئی جو آنحضرت ﷺ کی پھوپھی زاد تھیں- بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ برکت سے شادی حضرت زینب ؓ کی طلاق کے بعد ہوئی- لیکن زرقانی نے اسے صحیح قرار نہیں دیا- ان دونوں کے بعد پھر ان کی شادی ام کلثوم بنت عقبہ سے ہوئی-

حضرت زید ؓ آنحضرت ﷺ کو بے حد عزیز تھے- ترمذی کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی ؓ اور حضرت عباس ؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کو سب سے زیادہ پیار کس سے ہے- آپ نے فرمایا، فاطمہ ؓ سے- انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے خاندان میں سے مراد نہ تھا- ارشاد ہوا پھر وہ جس کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے:-

"انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ"

زید ؓ بن حارثہ بہت اچھے تیر انداز تھے- سات غزوات میں شریک ہوئے تہذیب التہذیب میں روایت ہے کہ جس سریہ میں یہ شامل ہوتے- آنحضرت ﷺ انہیں امیر بناتے-

بنو جذام نے جب آنحضرت ﷺ کے پیغامبر پر ڈاکہ ڈالا تھا تو آنحضرت ﷺ نے ان کی سرکوبی کے لئے حضرت زید ؓ کو ہی بھجوایا تھا- اسی طرح بنو فزارہ کی طرف بھی انہیں بھجوایا تھا- بلکہ پہلی بار جب وہ زخمی ہوئے تو انہوں نے آکر قسم کھائی کہ بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا- جب تک اس کا انتقام نہیں لوں گا- چنانچہ آپ پھر گئے اور قبیلہ کے تمام کس بل نکال کر رکھ دیئے- اس طرح غزوہ بنی جذام میں بھی انہیں ہی سپہ سالار بنا کر بھیجا تھا- چنانچہ اس غزوہ سے بھی آپ بانیل و مرام واپس ہوئے- یہ غزوہ 3 ہجری میں ہوا تھا-

جب ہجرت مدینہ ہوئی تو اس وقت حضرت زید ؓ کی عمر سینتالیس سال تھی- آنحضرت ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی- آنحضرت ﷺ کو حضرت زید ؓ بے حد عزیز تھے-

یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان کی شادی کی تجویز اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب ؓ سے کی- لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہو سکی اور پھر حضرت زینب ؓ آنحضرت ﷺ کے عقد میں آئیں-

---

یاد رفتگاں

محمد یوسف بقاپوری

محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ

محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ جو رشتہ میں میری ممانی تھیں مورخہ 23- جون 1996ء بروز اتوار بوقت 8 بجے شب ربوہ میں وفات پا گئیں- پچھلے سال اپنے گھر میں ٹہلتے ہوئے گر پڑیں تھیں جس کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی- فضل عمر ہسپتال میں کافی عرصہ داخل رہیں- اور پھر بستر ہی کی ہو کر رہ گئیں- ان کی وفات حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی- وفات کے وقت ان کی عمر اندازاً 73 سال تھی-

آپ کی شادی ہمارے ماموں مرزا احمد شفیع صاحب ابن حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان) سے 1940ء میں ہوئی- ماموں جان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں علم ریاضی کے استاد تھے- سلسلہ کی خدمت کو اپنا شعار بنایا- زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے فرائض کو نہایت احسن طور پر نبھاتے رہے- اور آخر 3- اکتوبر 1947ء کو اپنے مرکز کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی کی گود میں جا بیٹھے- اور اس طرح ہماری ممانی جان شادی کے صرف سات سال بعد بیوہ ہو گئیں- اس وقت ان کے چار چھوٹے چھوٹے بچے تھے- ان کو پالا- اور قریباً نصف صدی کا عرصہ نہایت صبر کے ساتھ بیوگی میں گزارا- بڑا بیٹا رفیع احمد عین جوانی میں 22 سال کی عمر میں 1965ء میں وفات پا گیا- اس وقت ان کا چھوٹا بیٹا مرزا مسیح احمد جرمنی میں اور بڑی بیٹی امتہ الباسط لنڈن میں ہے- وفات کے وقت صرف ان کی چھوٹی بیٹی امتہ القیوم ان کے پاس رہ رہی تھی- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو- آپ خلیفہ علیم الدین صاحب کی بڑی صاحبزادی اور اس طرح رشتہ میں حضرت ام ناصر صاحبہ (حرم حضرت امام جماعت الثانی) کی بھتیجی اور حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی حقیقی ممانی تھیں-

---

انسان کے لئے ایک ہی آرام کی جگہ ہے اور وہ خدا کی گود ہے اور یاد رکھو کہ خدا کی گود صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے- صرف موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے لئے ہی نہیں بلکہ خدا ہر گناہ گار کے لئے اپنی گود پھیلائے کھڑا ہے کہ [illegible] ئے اور اس کی گود میں جگہ پائے- (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سرب لیڈر کے بارے میں گومگو کی پالیسی

جیسا کہ گزشتہ روز کی اشاعت میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ مغربی طاقتوں نے سربوں کے لیڈر راڈووان کراڈزچ کو قطعی طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ اقتدار سے الگ ہو جائیں۔ مگر تادم تحریر ان کے بارے میں سربوں کی قیادت کے ترجمانوں کی طرف سے گومگو کے بیانات دیئے جا رہے ہیں۔ اور ان کے بارے میں یہ قطعی بات سامنے نہیں آ رہی کہ مسٹر راڈووان کراڈزچ نے استعفیٰ دیا ہے یا نہیں۔

یاد رہے کہ مسٹر کراڈزچ کو جنگی جرائم کے ٹربیونل نے دوبار جنگی جرائم کا مجرم قرار دیا ہے۔ اور ان کو کہا گیا ہے کہ وہ خود کو اس ٹربیونل کے حوالے کر دیں۔ مغربی طاقتیں بھی اس پر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ وہ اقتدار چھوڑ کر خود کو ٹربیونل کے حوالے کر دیں ورنہ ان کے ملک پر اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ خیال یہی ہے کہ مسٹر راڈووان کراڈزچ اقتدار سے چمٹے رہنے کی کوشش جاری رکھیں گے اور نتیجۃً ان کے خلاف پابندیاں بھی لگیں گی اور معاملہ زیادہ بگڑے گا۔

○○○

خلیج۔ امریکی فوجیوں کی تعداد میں کمی

1990ء میں کویت پر عراقی حملے کے بعد سے امریکہ نے خلیج میں اپنی افواج بھاری تعداد میں موجود رکھی ہوئی ہیں۔ خلیج کی جنگ میں عراق کو تباہ و برباد کرنے کے باوجود امریکہ عراق سے خائف نظر آتا ہے۔ اور اس نے سعودی عرب سمیت خلیج کے کئی ممالک میں اپنی افواج بڑی تعداد میں رکھی ہوئی ہیں چند ماہ پہلے سعودی عرب میں ایک دھماکہ ہوا جس میں تھوڑی تعداد میں امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جو دھماکہ گزشتہ ہفتے ہوا ہے اس میں امریکی فوجیوں کی ایک بڑی تعداد جان سے گزر گئی۔ تازہ دھماکے کے بعد امریکہ خلیج میں اپنی فوجوں کی موجودگی کے سوال پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ امریکی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ امریکہ خلیج میں اپنی فوجیں کم کرنے پر غور کر رہا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس مقصد کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے گا جو صورت حال کا جائزہ لے کر فوجوں کی تعداد میں کمی کے بارے میں سفارشات پیش کرے گا۔

امریکی وزارت دفاع نے یہ بھی کہا ہے کہ دنیا بھر میں امریکی تنصیبات اور افواج کی حفاظت کے لئے انٹیلی جنس نیٹ ورک کو وسعت دی جائے گی اور اسے زیادہ مضبوط بنایا جائے گا۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں مظاہرے

مقبوضہ کشمیر میں سری نگر کی جامع مسجد کو آگ لگانے کی سازش کے خلاف مظاہروں کا ایک تازہ سلسلہ جاری ہے۔ مسجد کے قرب و جوار میں کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی افواج کے درمیان کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ کل جماعتی حریت کانفرنس نے کہا ہے کہ بھارتی فوج ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کے مقدس مقامات کو ختم کرنا چاہتی ہے اس لئے وہ مقدس مقامات اور مساجد کے خلاف آئے دن کارروائیاں کرتی رہتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ بھارتی ایجنٹوں نے جامع مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی ہے۔

دریں اثناء بھارتی فوج نے گیارہ بے گناہ کشمیری مسلمانوں کو شہید کر دیا ہے۔ ان میں سے زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کو اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بعد ازاں شہید کر دیا گیا۔

○○○

حسنی مبارک شیراک ملاقات

اسرائیل کے انتخابات کے بعد جو انتہا پسند حکومت برسراقتدار آئی ہے اس سے مسلمانوں میں تشویش کی لہر دوڑ جانا ایک فطری بات ہے۔ اب مشرق وسطیٰ میں امن کا معاملہ خطرے میں پڑ چکا ہے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ ابھی تک حاصل شدہ فوائد سے محرومی نہ ہو جائے۔ اس بارے میں عربوں کی ایک سربراہ کانفرنس مصر میں ہو چکی ہے۔

گزشتہ دنوں مصر کے صدر حسنی مبارک نے فرانس کا دورہ کیا اور صدر شیراک سے ملاقات کی۔ دونوں لیڈروں کی بات چیت میں مشرق وسطیٰ میں امن کا عمل جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔ فرانس کے صدر مسٹر شیراک نے کہا کہ زمین کے بدلے میں امن کا اصول جاری رکھا جانا چاہئے۔

فرانس نے اس ماہ سلامتی کونسل کی صدارت سنبھال لی ہے۔ اس ماہ عراق کو کیوبا سمیت سلامتی کونسل کے سامنے اہم مسائل زیر بحث آنے کی توقع ہے۔

صدر حسنی مبارک کا دورہ اسرائیل کے خلاف سفارتی گھیراؤ کرنے کی ایک کوشش ہے تاکہ اسرائیل کو کسی قسم کے انتہا پسندانہ اقدامات سے باز رکھا جائے۔

○○○

بنگلہ دیش کے انتخابات

بنگلہ دیش کے عام انتخابات کی تاریخ جو کہ 12۔ جون ہے قریب آ رہی ہے۔ پچھلی حکومت کی اپوزیشن کی رہنما حسینہ واجد عرصہ دو سال سے اس کوشش میں تھیں کہ اگلے انتخابات نیوٹرل انتظامیہ کے تحت ہونے چاہئیں اور اب جبکہ ان کی یہ کوشش کامیاب ہو گئی ہے تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ انہیں ابھی بھی خطرہ ہے کہ ان انتخابات میں بھی عیارانہ طریق پر دھاندلی کی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ پچھلے 20 سال میں انتخابات میں دھاندلی کا عمل ایک سسٹم کا رنگ اختیار کر گیا ہے۔

پچھلے دو سال سے حسینہ واجد کا سب سے بنیادی مطالبہ یہی تھا کہ غیر جانب دار نگران حکومت کے تحت انتخابات کروائے جائیں۔

یہ بحران اس وقت ختم ہو گیا جب سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے ان کی یہ بات مان لی اور اپنے استعفیٰ سے پہلے حسینہ واجد کے اس مطالبہ کو عملی اور قانونی شکل دے دی۔

حسینہ واجد کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ اس نیوٹرل انتظامیہ سے امید رکھتی ہیں کہ وہ انتخابات میں غیر جانب دار رہے گی لیکن انہیں خطرہ ہے کہ صدر اس میں حائل نہ ہو جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صدر عبدالرحمان بسواس خالدہ ضیا کی بنگلہ دیش کی نیشلسٹ پارٹی (بی۔ این۔ پی) کے ممبر ہیں۔ اور انہوں نے ڈیفنس منسٹری اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں دو حکومتیں ہیں۔ اور صدر ایک غیر جانب دار صدر نہیں ہیں۔ حسینہ واجد نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجھے ناکام بغاوت میں ملوث کیا جا رہا ہے حالانکہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم یہ الیکشن جیت رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسی حرکات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

جیسا کہ قارئین کو علم ہے بنگلہ دیش کی ناکام فوجی بغاوت کے بعد فوج کے سربراہ جنرل نسیم اور دیگر کئی افسروں کے خلاف ملٹری کورٹ آف انکوائری چل رہی ہے جس کی رپورٹ انتخابات سے ایک ہفتہ قبل پیش کر دی جائے گی۔

حسینہ واجد نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ انہیں خطرہ ہے کہ یہ معاملہ انتخابات کے عمل کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ اور اگر ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری خالدہ ضیاء کی پارٹی ہوگی۔

○○○

چیچنیا میں جنگ بندی؟

پچھلے دنوں روس کے صدر یلسن اور چیچنیا کے لیڈروں کے درمیان اعلیٰ سطحی مذاکرات ماسکو میں ہوئے۔ جس میں دونوں طرف سے جنگ بندی پر اتفاق رائے ہوا اس کے علاوہ اس بات پر بھی اتفاق ہوا کہ فی الحال چیچنیا کو داخلی خود مختاری دے دی جائے گی لیکن چند ایسے معاملات جو روس کی سلامتی کے لئے ضروری ہیں وہ روس اپنے ہاتھ میں رکھے گا۔ اخبارات میں یہ خبریں بھی شائع ہوئیں کہ چیچن لیڈر جب واپس اپنے ملک گئے تو لوگوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا اور ان کو اس معاہدہ کرنے پر مبارک بادیں دیں۔ لیکن اب یہ خبریں آنی شروع ہو گئی ہیں کہ فائر بندی کے اعلان کے چند گھنٹوں کے بعد ہی پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

روس میں جلد ہی صدر کے انتخابات ہونے والے ہیں اور اس جنگ بندی سے صدر یلسن اپنے حق میں فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ لیکن اس لڑائی سے ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔ دوسری طرف سے وائس آف امریکہ نے بھی کہا ہے کہ اس سے صدر یلسن اور چیچن لیڈروں کے درمیان ہونے والے معاہدے پر شک کیا جا رہا ہے۔

دونوں متحارب قوتیں ایک دوسرے پر جنگ بندی توڑنے کا الزام لگا رہی ہیں۔ روسیوں کا کہنا ہے کہ حریت پسندوں نے ان کی ایک گاڑی بم سے اڑا دی جس کے نتیجہ میں چار روسی سپاہی ختم ہو گئے۔ اس کے علاوہ حریت پسندوں نے ایک روسی یونٹ پر بھی حملہ کیا۔ لیکن چیچن گوریلوں کا کہنا ہے کہ روسی فوجیوں نے شالی گاؤں میں حریت پسندوں کو گھیرے میں لے لیا اور دھمکی دی کہ اگر وہ ہتھیار نہیں ڈالیں گے تو گاؤں پر حملہ کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ گوریلا ترجمان نے ایک نیوز ایجنسی کو بتایا کہ ایک روسی ہیلی کاپٹر گن شپ نے جنوب مغرب کے علاقے میں چیچن فورسز پر راکٹ بھی برسائے۔

صدر یلسن کے نمائندے نے کہا ہے کہ اس لڑائی سے واضح ہو گیا ہے کہ چیچن لیڈروں کا اپنی گوریلا فورسز پر مکمل کنٹرول نہیں ہے۔

بقیہ صفحہ 4

لئے آج بھی مایوس ہو کر واپس چلے گئے تھے کہ اچانک جبکہ وہ ابھی اپنے گھروں میں پہنچے ہی تھے ایک یہودی نے جو اپنی گڑھی میں ایک بلند مقام پر کسی اپنی غرض سے کھڑا تھا۔ دور سے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو سفید لباس میں چمکتے ہوئے دیکھا اور زور سے پکار کر کہا۔ "اے اہل عرب! جس کا تم راہ دیکھتے ہو وہ یہ آتا ہے۔" مخلص جماعت کے کان میں یہ آواز پہنچی اور مسلمان خوشی کے جوش میں دیوانے ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور جلدی جلدی ہتھیار سنبھال کر دوڑتے بھاگتے ہوئے شہر سے باہر نکل آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل "گلوبل بیم" پر

اتوار 7- جولائی 1996ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام 7 بجے سے رات 11 بجے تک گلوبل بیم پر نشریات شروع ہونے کے افتتاح کی تقریب لندن سے براہ راست LIVE نشر ہوگی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس موقع پر خطاب فرمائیں گے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گلوبل بیم پر ویڈیو فریکوئنسی 973 (Pace کے ریسیور پر 177ء4) اس کی ڈائریکشن 57 ڈگری ایسٹ اور اندازاً 48 ڈگری ایلیویشن (اس وقت 66 ڈگری ایسٹ اور 51 ڈگری ایلیویشن ہے) اس کا طریق یہ ہے کہ آپ اپنی ڈش کے پیچھے کھڑے ہو کر ڈش کو 2-3 انچ دائیں گھمائیں اسی طرح ڈش کو قریباً 2 انچ نیچے کر دیں۔ (یہ اندازاً بتایا جا رہا ہے) تیکنیکی اصطلاح میں پہلے اس کی Polarity رائٹ ہینڈ سرکلر تھی اب لیفٹ ہینڈ سرکلر ہے۔ اگر آپ کی LNB کے اندر ایک ٹافلون کی ٹکی لگی ہوئی ہے جسے عام طور پر بسکٹ کہا جاتا ہے تو اس کا رخ اگر وہ پہلے شمالاً جنوباً تھا تو اب شرقاً غرباً کر دیں اور اگر پہلے شرقاً غرباً تھا تو اب شمالاً جنوباً کر دیں۔ یعنی اس بسکٹ کو گھما کر پہلے سے الٹ سمت میں کر دیں۔ لیکن خیال رہے کہ صرف بسکٹ کا رخ بدلنا ہے LNB کا رخ نہ بدلے۔

ضروری اطلاع احمدیہ ٹی وی کے ناظرین یہ نوٹ کر لیں کہ جس سابق ڈائریکشن پر پروگرام آ رہے ہیں۔ یہ 12- جولائی تک آتے رہیں گے۔ اس کے بعد پرانی ڈائریکشن پر پروگراموں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ یعنی 12- جولائی 1996ء تک پرانی اور نئی دونوں سمتوں پر پروگرام آتے رہیں گے اس لئے ناظرین کرام 12- جولائی سے پہلے پہلے نئی سمت پر اپنی ڈشیں سیٹ کر لیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے نظام کو جماعت احمدیہ اور تمام دنیا کے لئے بے حد کامیاب کرے اور احمدیہ ٹیلی ویژن کو نت نئی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

پاکستانی وقت کے مطابق

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 7- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1.30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھیے۔ سبق نمبر 21
3-30 حکایات شیریں نمبر 10 (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر 18 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-3 (دوبارہ)
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ کینیڈا ریجنل کونسلر وان شہر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر 7 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھیے۔ سبق 21 دوبارہ
8-30 حکایات شیریں نمبر 10 (دوبارہ)
9-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 18 (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
11.30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام - خطبہ 94-7-22
1-00 لقاء مع العرب 96-7-3 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر 7 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال کا وقت۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ساؤتھ فیلڈ سکول 96-4-13
6-00 ملاقات انگریزی دان دوستوں سے از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-7
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری یوروٹل
8-00 لقاء مع العرب 96-7-4 (نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آئیے عبادت سیکھیں۔ از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن۔ سبق نمبر 10
11-00 جرمن پروگرام (i) کوئز شولجنہ (ii) گفتگو

ہفتہ 13 جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر 13 (نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-12 (دوبارہ)
2-30 فرنچ زبان سیکھیے۔
3-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے اردو دان دوستوں کی ملاقات 96-7-12 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی نمبر 21 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-8 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر 13 (دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھیے۔ (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات۔ اردو دان دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات 96-6-12 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی نمبر 21 (دوبارہ)
11-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) خطبہ 96-7-12 (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب 96-7-9 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے نمبر 13 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال کا وقت از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نن سپیٹ- ہالینڈ- جلسہ سیرۃ النبی ﷺ 96-3-18
6-00 ملاقات۔ بچوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے 96-7-13
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ مرزا عبدالحق صاحب کا انٹرویو از عبدالباسط
8-00 لقاء مع العرب 96-7-10 (دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آئیے عبادت سیکھیں از مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نمبر 13 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔

اتوار 14- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے- سبق نمبر 14 (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق خان
2-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات 96-7-13
3-00 چینی زبان سیکھیے سبق نمبر 23
3-30 حکایات شیریں نمبر 12 (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آئیے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب نمبر 13- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-10
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے انٹرویو مرزا عبدالحق صاحب آف کینیڈا انٹرویو لینے عبدالباسط۔
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر 14 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھیے۔ سبق نمبر 13 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر 12 (دوبارہ)
9-00 ملاقات۔ حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آئیے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب صاحب راشد نمبر 13 (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
11-30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق- از مکرم بی اے رفیق صاحب
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ 94-8-5
1-00 لقاء مع العرب 96-7-10 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے- سبق نمبر 14 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال کا وقت۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجلس سوال و جواب 96-3-19 نن سپیٹ- ہالینڈ
6-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے انگریزی دان دوستوں کی ملاقات- 96-7-14
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- مادام تساؤ کا عجائب گھر۔
8-00 لقاء مع العرب 96-7-11
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 29
11-00 جرمن پروگرام- کوئز شولجنہ۔

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کا فون نمبر تبدیل ہو کر 212666 ہو گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کی حکومت نے سابقہ بلدیاتی آرڈی ننس میں بعض ترامیم کے بعد نیا بلدیاتی آرڈی ننس منظوری کے لئے پنجاب اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اس کے تحت ضلع کونسلیں برقرار رہیں گی۔ ڈسٹرکٹ اسمبلیوں کی تجویز ختم کر دی گئی ہے۔ ویلیج کونسلوں کو پنچائت کا نام دے دیا گیا ہے۔ بلدیاتی انتخابات میں بھی اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیا گیا ہے۔ غیر مسلم ووٹر مسلم نشستوں کے لئے بھی ووٹ دے سکیں گے۔ ہر لوکل کونسل میں کم از کم خواتین کے لئے دس فیصد اور کسانوں کے لئے 5 فیصد نشستیں مقرر ہوں گی۔ ایک نشست مزدوروں کے لئے ہو گی۔ میونسپل اداروں میں بھی خواتین اور مزدوروں کی نشستوں کا کوٹہ مخصوص ہو گا۔ یونین کونسلوں کی بنیاد پر ضلع کونسلیں تشکیل دی جائیں گی۔ ہر یونین کونسل ضلع کونسل کا ایک حلقہ متصور ہو گی۔ شہروں میں محلہ اور وارڈ کونسلیں قائم کی جائیں گی۔

○ پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اپوزیشن کی بعض ترامیم منظور کر کے 24 گھنٹوں میں نیا بلدیاتی ایکٹ پاس کر دیا ہے۔ اب یہ پنجاب اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

○ لاہور میں سوڈیوال کے علاقے میں ماں سمیت اس کے پانچ بچوں کو گھر میں قتل کر دیا گیا۔ پولیس پہنچنے پر لوگوں نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔ قتل کی اس لرزہ خیز واردات کی خبر سنتے ہی عوام سڑکوں پر نکل آئے ملتان روڈ پر ٹریفک کا نظام 4 گھنٹے معطل رہا۔ گھر کا سربراہ گوجرانوالہ گیا ہوا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں۔ مقتولوں کے گلے کاٹے گئے۔

○ لاہور کے لرزہ خیز واقعہ سے ایک دن قبل سمندری میں عورتوں اور بچوں سمیت ایک ہی خاندان کے 13- افراد کو قتل کر دیا گیا۔ ایک عورت اور ایک بچی شدید زخمی ہوئی۔ قاتلوں کا ٹولہ رات دو بجے سمندری کے نواحی گاؤں بچو کی میں برکت علی کے گھر داخل ہوا اور تمام افراد کو قابو میں کر کے موت کے گھاٹ اتارنا شروع کر دیا۔

○ پولیس نے سمندری کے واقعہ میں خاندان کے بچ کر نکل جانے کا دعویٰ کرنے والے نوجوان کو 13- افراد کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔

○ عالمی بینک نے واپڈا کو ہدایت کی ہے کہ بجلی مزید مہنگی کر دی جائے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کی بحالی کے کیس میں لاہور ہائی کورٹ نے گورنر سروپ سے جواب طلب کر لیا ہے۔ فاضل عدالت نے وکیل صفائی کی درخواست پر سماعت تعطیلات میں بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے ایس ایم ظفر نے کہا کہ میں زندگی کے مختصر ترین دلائل دوں گا۔

○ پنجاب حکومت نے وٹو کیس میں اپنے جواب میں کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی اسمبلی کے اندر سے تبدیلی سیاسی معاملہ ہے۔ اس میں عدالت مداخلت نہیں کر سکتی۔ اکثریت کا اعتماد کھو دینے کے بعد وٹو کو وزیر اعلیٰ رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اگر اکثریت رکھنے کا دعویٰ درست ہے تو تحریک عدم اعتماد پیش کر دی جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کا "عوامی اسمبلی قافلہ" لاہور سے فیصل آباد تک چلا۔ جگہ جگہ وزیر اعظم نواز شریف اور الوداع بے نظیر کے نعرے لگائے گئے۔ مسٹر نواز شریف نے فیصل آباد میں ایک بڑے جلسہ سے خطاب کیا راستے میں مختلف جگھوں پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوامی اسمبلی میں آگیا ہوں۔ اب آر یا پار۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے پاس قربانی دینے والے مجنوں ختم ہو چکے ہیں۔ قوم کی تقدیر بدل کر ہی دم لوں گا۔

○ پیپلز پارٹی نے 5- جولائی 1977ء کو ملک میں لگنے والے مارشل لاء کے خلاف 5- جولائی 96ء کو ملک بھر میں یوم سیاہ منایا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر میں فوج بھیج کر پاکستان کا امیج تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ سردار قیوم الیکشن کی رات ایک بجے تک فوج بلانے کی کال دیتے رہے۔ ہم فوج بھیج دیتے تو آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے انتخابات میں کیا فرق رہ جاتا۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن 4 سال کی مدت کے لئے دوبارہ روس کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ امریکہ اور جاپان نے بورس یلسن کی فتح پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو حکمت عملی کے تحت مذہبی جماعتوں کو سڑکوں پر لانا چاہتی ہیں۔ وہ مغربی حکومتوں کو یہ باور کرانا چاہتی ہیں کہ پاکستان مذہبی انتہاپسندوں کے نرغے میں آسکتا ہے۔

○ جہلم میں ایک سنیما میں بم دھماکہ سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

○ تحریک نجات کے نئے مرحلے میں مسلم لیگ نے "اسلام آباد لانگ مارچ" کا پروگرام بنا لیا ہے۔ یہ فیصلہ مسلم لیگ کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا اتحادی جماعتیں اس پروگرام کی حمایت کریں گی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کا تحفظ یا قومی مفاد (صدر مملکت کو ایک ہی راستہ اختیار کرنا ہے حکومت سپریم کورٹ کے فیصلوں کی نافرمانی کر کے جنگل کے قانون کو دعوت دے رہی ہے۔ پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔

○ کلرکوں نے سول نافرمانی اور سرکاری ریکارڈ کو آگ لگانے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی میں قتل کے سوا دیگر مقدمات میں ملوث نوجوان رہا کر دیئے جائیں گے۔ اورنگی کراچی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا پیپلز پارٹی 19- سال اقتدار سے باہر رہی لیکن اس دوران کسی نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا۔ بلکہ لوگوں کو خوف اور لاشیں دیں۔

○ امریکی سفیر کے استقبالیہ میں چیئرمین سینٹ توہین آمیز سلوک پر واپس لوٹ گئے۔ امریکی انتظامیہ نے ان کی کار کے انجن کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ سینٹ کے چیئرمین حکومت پاکستان کے نامزد مہمان خصوصی تھے اور طے پایا تھا کہ وہ اپنی کار ہی میں سفارت خانے میں جائیں گے۔ ان کی غیر حاضری سے تقریب چند منٹوں میں ختم ہو گئی۔

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ورلڈ ٹریڈ پلازا F-7/2 مرکز اسلام آباد
فون: دفتر- 051-291578
051-291579

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837: گھر: 212175

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
294930
270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISD

تریاقِ معدہ
— خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج —
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے آفس کلرک کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر 28 تا 35 سال ہو۔ خود رابطہ کریں۔
خط نہ لکھیں۔
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ
شاہدرہ
لاہور

اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدردِ نسواں حبوب اٹھرا 20/- • دوائی فضل الہٰی برائے اولاد نرینہ 150/- • زد جام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659